۱- اے بوالہوس آگے بڑھ . . . .
۲- اے بے خبر آگے بڑھ . . . .
۳- رہرو بس اب آگے بڑھ . . . . . .
۴- بس آگے بڑھ اے رہرو دنیا . . .

شعر ۵ - مصرع ۱ - دیوان : ہے طور پہ اک خلوت بجلی کی تجلی میں

بیاض میں یہ مصرع اسی صورت میں ہے - اس کی مندرجہ قلم زد صورتیں بھی ملتی ہیں :

۱- کچھ طور پہ خلوت ہے بجلی . . . .
۲- ہے طور پہ کچھ خلوت بجلی . . . .

شعر ۵ - مصرع ۲ - دیوان : ہشیار سرک جائیں سنتے ہیں کہ پردا ہے
بیاض : ذی ہوش سرک جائیں سنتا ہوں کہ پردا ہے

بیاض میں یہ قلم زد صورت بھی ملتی ہے : باہوش سرک جائیں سنتے ہیں کہ پردا ہے

شعر ٦ - مصرع ۱ - دیوان : وہ حسن تمنا کش مغرور ہو تم جس پر
بیاض : وہ حسن تمنا کش جس کی تمھیں یہ رٹ ہے

شعر ۸ - مصرع ۱ - دیوان : راز غم دل کیوں کر اب تک رہا پوشیدہ
بیاض : اب تک رہے پوشیدہ کیوں راز محبت کے

شعر ۱۰ - مصرع ۱ - دیوان : جنت ہے یہی دنیا ثاقب جو قناعت ہو
بیاض : جنت ہے یہی دنیا لیکن . . . .

شعر ۱۰ - مصرع ۲ - دیوان : جس شاخ میں سایہ ہو سمجھو وہی طوبیٰ ہے
بیاض : . . . . سمجھوں میں کہ طوبیٰ ہے

اس غزل کی تاریخ تصنیف دیوان میں ۱۴ اگست ۱۹۲۳ء لکھی ہے جبکہ بیاض میں "ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء" ہے - یہ غزل بیاض : (اندراج : ۵۳) میں بھی ہے -

۶۴ - ص ۱۷۱ غیر مطبوعہ قطعہ :

دیوان شفیق چھپ رہا ہے سنتا ہوں بگوش دل یہ آواز
کہتا ہوں میں سال طبع ثاقب گلدستۂ جاں فزا خدا ساز

۱۳۳۴ ہجری

مصرع ۲ ، ۳ پہلے اس صورت میں تھے :

یہ گوش خرد میں آئی آواز ثاقب کی زباں پر ہے تاریخ

(باقی)

افضل حق قرشی*

سراج الاخبار
(آخری قسط)
ادب و تاریخ
(٦)

۹ نومبر ۱۸۸۵ء

واگذاری مقامات متبرکہ کی درخواست

سید پیر شاہ امام مسجد چینیاں والی واقع ٹکسالی دروازہ لاہور نے شملہ سے اس درخواست کی نقل بھیجی ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت میں واسطے واگذاری مقامات متبرکہ کے پیش کی ہے - اس درخواست میں سات مساجد (مع حضوری باغ متعلقہ مسجد شاہی لاہور) اور پانچ مقابر و مزارات کی واگذاری کی درخواست کی گئی ہے - جن کی تفصیل حسب ذیل ہے - (مساجد)

۱- مسجد نقاش مقابل سرائے میاں سلطان واقع لنڈا بازار لاہور جس پر آلا سنگھ کوکہ اکالیہ کا قبضہ ہے - مع للثہ بھیگہ زمین و حمام -
۲- مسجد دائی ایمنہ واقع ریلوے سٹیشن لاہور - جس میں دفتر ریلوے ہے -
۳- مسجد چراغ واقع لاہور جس میں بنک گھر کا دفتر ہے -
۴- مسجد قریب کوتوالی شہر دہلی جس میں ہندوؤں نے دھرم سالہ بنا لیا ہے -
۵- مسجد واقع شہر حضرو ضلع راولپنڈی بنا کردہ شہباز خان و امیر خان جس میں اہل ہنود نے دھرم سالہ بنا لیا ہے -
٦- مسجد ثانی واقع شہر حضرو بنا کردہ شہباز خان و امیر خان - جس میں پتوکی پولیس سرکار نے تعین کی ہے -
۷- مسجد واقع لاہور -
۸- حضوری باغ مقابل مسجد شاہی لاہور -

سید پیر شاہ کو کامیابی ہو یا نہ ہو مگر ہم اس کی عالی ہمتی پر صدق دل سے آفرین کرتے ہیں کہ وہ محض مسلمانوں کی خیر خواہی کے واسطے کابل پہنچے اور وہاں

---

* شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی (نیو کیمپس) لاہور -

سے امیر صاحب کا مہری فرمان بنام جنرل امیر احمد صاحب سفیر کابل لے کر شملہ پہنچے - اس سفارشی فرمان کے ذریعہ سے وہ حضور وائسرائے کی خدمت میں درخواست گذرانیں گے -

۳۱ اکتوبر ۱۸۸۷ء

لاہور میں آزاد صاحب کا کتب خانہ ماہ نومبر میں کھل جائے گا -

۲۰ اگست ۱۸۸۸ء

مولوی الطاف حسین حالی پانی پتی دہلوی کا براہ قدردانی دربار نظام دکن سے سو روپیہ ماہوار مقرر ہوا -

۱۹ مئی ۱۸۹۰ء

حیدرآباد میں ان دنوں تین عبدالحق یعنی مولوی عبدالحق خیر آبادی اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب نقشبندی کانپوری اور مولانا عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی تشریف لائے ہیں - براہ قدردانی حضور نظام سے اول کے دو سو روپیہ، دوم کے پانچ سو روپیہ ، سوم کے اڑھائی سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئے ہیں - یہ تینوں وعظ و ہدایت سے مخلوقات کو فیض یاب کر رہے ہیں -

۲۵ اگست ۱۸۹۰ء

نواب مرزا خان داغ دہلوی کے سرکار نظام دکن نے چار سو روپیہ ماہوار مقرّر فرمائے -

۱۵ ستمبر ۱۸۹۰ء

مولوی خدا بخش خان بہادر وکیل پٹنہ نے دو لاکھ کی کتابیں وقف کر دیں - علاوہ اس کے بیس ہزار کے صرف سے لائبریری یعنی کتب خانہ بھی کلکتہ میں بنایا ہے -

یکم مئی ۱۸۹۳ء

مولوی نذیر احمد کا استغاثہ بنام رفیق ہند لاہور ۲۵ اپریل کو باجلاس رائے رام ناتھ صاحب مجسٹریٹ لاہور پیش ہوا - مستغیث کی طرف سے مسٹر ٹرنر صاحب بیرسٹر ، لالہ مدن گوپال صاحب بیرسٹر ، میاں شاہ دین صاحب بیرسٹر ، سردار علی حسین خاں صاحب بیرسٹر ، بابو کالی پرسنو رائے صاحب ، مولوی فضل الدین صاحب منشی احمد دین صاحب وکلا ، مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار ، اور مستغاث علیہ کی طرف سے مسٹر برون صاحب اور رائے بہادر پنڈت رادھا کشن وکلا پیروکار تھے -

چونکہ رفیق ہند کا ایک کاتب جو منجملہ مستغاث علیہم ہے اور غالباً بھاگ گیا

ہے ، حاضر عدالت نہ ہوا تھا اس لیے مستغاث علیہ کے وکلا نے التوا مقدمہ کی تحریک کی ۔ مگر مستغیث کے مفرور سے دستبردار ہونے پر بعد طویل بحث کے سماعت مقدمہ شروع ہوئی ۔ مسٹر براون صاحب نے پھر یہ بحث اٹھائی کہ تین سے زیادہ جرم ایک استغاثہ کے ذریعہ سماعت نہیں ہو سکتے ۔ جس پر صرف فحش کا جرم خارج ہو کر مستغیث کے بیانات لکھنے شروع ہوئے ۔ لیکن ابھی تھوڑا سا بیان لکھا گیا تھا کہ چار بج گئے اور عدالت نے مقدمہ کو دوسرے دن پر ملتوی کیا ۔ خلقت کا بڑا ہجوم تھا ۔ رائے صاحب کی استدعا پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اجلاس کے لیے اپنا کمرہ دیا ہے جو سب کمروں سے بڑا ہے ۔

۲۶ جون ۱۸۹۳ء

خوشی کی بات ہے کہ ۱۹ جون کو لاہور کے مشہور مقدمہ لائبل مولوی نذیر احمد صاحب اور منشی محرم علی چشتی ایڈیٹر رفیق ہند کے مابین چشتی صاحب کے خرچہ سے دستبردار ہونے پر راضی ہو گیا ۔

جس وقت فریقین کے وکلا راضی نامہ داخل کرکے عدالت سے باہر آئے تو مسلمانوں نے بڑی خوشی اور دلی خلوص سے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے اور چاروں طرف سے پھولوں کی بارش کی اور اس کے ساتھ ہی خوشی اور مبارکبادی کے نعرے لگائے ۔ اس کے بعد چشتی صاحب بڑی دھوم دھام سے انگریزی باجے اور مسلمانوں کے ہجوم کے ساتھ شہر میں سے ہو کر اپنے مکان کو آئے ۔ تمام راہ میں دو رویہ کوٹھیوں اور مکانوں سے پھولوں کی بارش ہوتی گئی ۔ مولوی نذیر احمد صاحب جو پردیس کی ہر طرح کی زحمتوں اور نیز علالت طبع کے باعث سخت دل برداشتہ ہو رہے تھے راضی نامہ داخل کرتے ہی روانہ دہلی ہو گئے ۔

۱۵ مئی ۱۸۹۳ء

سوات کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ میاں گل کا سب سے بڑا بیٹا اس کا جانشین ہوگا ۔ البتہ خان دیر وہاں امیر صاحب کی طرف سے بطور نائب رہے گا ۔

۱۵ مئی ۱۸۹۳ء

سوات سے خبر آئی ہے کہ خان دیر اس وقت سوات میں ہے جہاں اخوند میاں گل فوت ہو گیا ہے اور سربرآوردہ لوگوں نے خان مذکور اس کا جانشین مقرر کرنا چاہا ہے ۔ جس نے اس شرط پر اخوند سوات ہونا منظور کیا ہے کہ امیر کابل پسند کریں اور اجازت دیں ۔ چنانچہ امیر صاحب کی منظوری کا انتظام ہو رہا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ میاں گل کی والدہ جو بی کلام کے نام سے مشہور ہے ، بمجرد سننے اس خبر کے کہ ان کا لخت جگر مر گیا بیہوش ہو کر جان بحق تسلیم ہو گئیں ۔

۲۹ مئی ۱۸۹۳ء

دہلی میں مولوی نذیر احمد صاحب پر ایک شخص کی طرف سے توہین اسلام کی نالش ہوئی ہے - یہ مقدمہ شہزادہ والا گوہر صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر ہے ۱۲ جون کو پیشی ہے -

۵ جون ۱۸۹۳ء

صاحب ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم اضلاع شمال و مغرب و اودھ نے ڈسٹرکٹ انسپکٹران ، ہیڈ ماسٹران مدراس کے نام حکم جاری کیا ہے کہ اغراض اتھنولوجیکل بورڈ اضلاع مذکور کے لیے وہ لوگ ان تمام کہانیوں اور قصوں کو قلمبند کریں جو دیہات میں لوگ سنتے ہیں یا جو بچوں کو سنائے جاتے ہیں - قصہ طلب مثلیں وغیرہ بھی ان میں شامل ہیں -

۵ جون ۱۸۹۳ء

بونیر کے اس پار سے خبر آئی ہے کہ مولوی عبداللہ جو ہندوستانی متعصبوں کا ایک سرغنہ ہے اور جس نے کالی پہاڑی کی مہم میں گورنمنٹ کی بہت کچھ مخالفت کی تھی بالفعل کیلگرام سے جہاں ملک غلام سرور چروزئی نے اس کو اور اس کے ہمراہیوں کو نگرئی اور نکوئی اور کھنڈلی یہ تین موضع دیے ہیں ، پتہ ہمن زئی میں آیا ہے - سنا جاتا ہے کہ چھ سو آدمی مولوی کے ہمراہ ہیں - عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اگر جلد نہیں تو موسم سرما تک کچھ مشکلات اس نواح میں ضرور پیدا ہوں گے -

۱۹ جون ۱۸۹۳ء

مولوی نذیر احمد پر جو دہلی میں مقدمہ دائر تھا صلح سے طے ہوگیا -

۲۷ نومبر ۱۸۹۳ء

خبر دی گئی ہے کہ حضرت سلطان روم نے ایک فرانسیسی شخص سے دو ٹرکی عربی قدیم قلمی تحریریں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی لکھی ہوئی بیان کی گئی ہیں - پچیس ہزار پونڈ (پونے چار لاکھ روپیہ) کو خرید کی ہیں -

۱۱ دسمبر ۱۸۹۳ء

داغ دہلوی اردو زبان کے شاعر کو گورنمنٹ نظام سے یہ خطاب ملا ہے -

''خان بہادر بلبل ہندوستان جہان استاد ناظم یار جنگ دبیرالدولہ فصیح الملک''

۱۸ دسمبر ۱۸۹۳ء

لاہور کانگرس جانے والوں کو خوش خبری دی جاتی ہے کہ ایسٹ انڈین اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے نصف کرایہ ریل ۱۴ دسمبر سے ۶ جنوری تک کردیا -

اول اور دوسرے درجہ کے مسافر اس سے فائدہ اٹھائیں گے -

۲۹ جنوری ۱۸۹۴ء

علیگڑھ میں اہل اسلام کی ایک پولیٹیکل ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے ، جس میں مسلمانوں کے پولیٹیکل حقوق کی ترقی کے لیے سرگرمی سے کوشش کی جاوے گی - اس مجلس کے قواعد مرتب کرنے کے لیے صاحبان ذیل کی سب کمیٹی مقرر ہوئی ہے :

خان بہادر برکت علی خان صاحب
خواجہ یوسف شاہ صاحب
محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر
سرسید احمد خان بہادر
نواب محسن الملک مہدی علی صاحب
محمد میر صاحب
مسٹر بیک صاحب پرنسپل علی گڑھ کالج
سید محمود صاحب
آنریبل حاجی اسمعیل خان صاحب

اس ایسوسی ایشن کا کام بقول اخبار عام یہ ہوگا کہ نیشنل کانگرس کے مقاصد کی مخالفت میں اور مسلمانوں کے پولیٹیکل حقوق کی تائید میں ولایت کے اخباروں میں مضامین شائع کرائے ، ممبران پارلیمنٹ سے خط و کتابت جاری کرے اور ان کی امداد سے پارلیمنٹ کے اجلاس میں اپنی خواہشوں کا اظہار کیا جائے۔ یہ ایسوسی ایشن چیدہ لوگوں سے محدود ہوگی اور دیگر انجمنوں کو اپنے ساتھ ملحق نہ کرے گی -

۲۸ مئی ۱۸۹۴ء

فقیر سید جمال الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب پبلک لائبریری کو ایک ہزار سے زیادہ انگریزی اور فارسی کتابیں دی ہیں -

۲۶ جون ۱۸۹۴ء

[مولانا ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیر الدین کے متعلق یہ خبر ہے -]

کلکتہ میں ایک شخص مولوی خیرالدین صاحب جو بڑے عالم ، فاضل ولی اللہ جن کے ہزاروں مرید ہیں اور ہزاروں پیش گوئیاں انہوں نے کی ہیں ، اس میں سرمو بھی فرق نہیں نکلا اور محلہ ناخدا میں مقیم ہیں -ہر جمعہ کو مسجد ناخدا میں یعنی کلکتہ کی بڑی جامع مسجد میں وعظ فرمایا کرتے ہیں - انہوں نے وعظ میں زبان مبارک سے فرمایا کہ دو برس کے اندر تمام دنیا میں کھلبلی مچ جاوے گی اور باہم سلاطین

میں جنگ عظیم شروع ہو جاوے گی۔

یکم اکتوبر ۱۸۹۴ء

نظام حیدرآباد نے اپنے استاد نواب مرزا خاں صاحب داغ دہلوی کے مشاہرہ میں پانچ سو ماہوار کا اضافہ فرمایا ۔ آئندہ ایک ہزار ماہوار ملیں گے ۔ علاوہ اس کے بیالیس ہزار نقد عطا فرمایا ہے ۔

۲۶ نومبر ۱۸۹۴ء

مقدمۂ سجادہ نشینی درگاہ بابا فرید شکر گنج صاحب جو دس سال سے چل رہا تھا ، اب اس کا فیصلہ پریوی کونسل لندن سے بحق دیوان سید محمد صاحب مدعی ہوگیا ۔ اس مقدمہ میں ڈیڑھ لاکھ کی مالیت کا دعویٰ تھا جو عدالت ابتدائی سے مدعی کے حق میں ہوا تھا لیکن چیف کورٹ میں اپیل ہونے پر مدعی کا دعویٰ خارج ہوکر ڈگری بحق دیوان فتح محمد صاحب مدعا علیہ ہوئی تھی ۔ پھر مدعی نے پریوی کونسل میں اپیل کی ، جہاں مدعی کامیاب ہوگیا ۔

۱۷ دسمبر ۱۸۹۴ء

مولوی عبدالحلیم صاحب شرر مشہور ناولسٹ کو تاریخ سندھ کی تالیف کے صلہ میں نواب مدار المہام حیدرآباد نے خزانۂ عامرہ سے پانچ ہزار روپیہ عطا فرمائے ۔

۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ء

ملا پاوندہ کی طرف سے ایک خط جنرل لاکہارٹ صاحب کے پاس پہنچا ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر آپ ہمارے ملک میں داخل ہونے کی تکلیف گوارا فرماویں گے تو آپ کی فوج کا استقبال سرگرمی اور تپاک سے کیا جائے گا ۔ لیکن آپ کو واجب ہے کہ تشریف آوری کی خبر کچھ عرصہ پیشتر دی جاوے اور اس باب میں بھی خاطر جمع رکھیں کہ اب کی مرتبہ مناسب طور پر روز روشن میں جنگ کرکے ہاتھ دکھائے جاویں گے ۔ یہ خبر معتبر ہے ۔ کیوں کہ یہ خط ملا کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اس کے اپنے گاؤں سے بھیجا گیا ہے ۔ ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ملا پاوندہ تمام سرحد میں ایک نہایت ہر دلعزیز اور مقتدر درویش ہے ۔ اس کا لنگر تمام قافلوں اور مسافروں کے لیے ہر وقت جاری رہتا ہے ۔ ہزارہا پاوندہ اور وزیری لوگ اس کے لنگر سے فیض اٹھاتے ہیں ۔ ملا کو خاندان قادریہ سے بیعت ہے اور ایک دلیر مزاج کا صوفی شخص ہے ۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ناحق سرکاری علاقہ پر فساد کیا نہیں چاہتا تاوقتیکہ ان کی آزادی میں دست اندازی نہ کی جاوے ۔

۱۱ مارچ ۱۸۹۵ء

بلبل ہند حضرت داغ دہلوی کو حضور نظام نے سات سو روپیہ ماہوار کا منصب

علاوہ تنخواہ کے عطا کیا جو ان کے فرزند اور نواسے کو نسلاً بعد نسلاً ملے گا۔

۱۸ مارچ ۱۸۹۵ء

یکم جنوری ۱۸۹۶ء سے ممالک متوسط کے تمام دفاتر کی زبان ہندی ہو جائے گی

۱۵ اپریل ۱۸۹۵ء

خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے نبیرہ میر سلطان آج کل ضلع باستھن (برما) کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر میں بعہدہ ہیڈ کلارک ملازم ہیں۔

۲ جون ۱۸۹۵ء

سرسید احمد خان صاحب نے ہمشیرہ زادہ کو پنساری کی دکان کھول دی ہے۔ وہ تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ کاروبار کی سرگرمی میں بنگالیوں کی تقلید کریں۔

۷ اکتوبر ۱۸۹۵ء

قرآن شریف کا ترجمہ بنگالی زبان میں بھی طبع ہو رہا ہے۔

۱۶ دسمبر ۱۸۹۵ء

پنجاب یونیورسٹی کا لا سکول یکم ۱۸۹۶ء سے جاری ہوگا۔ داخلہ کی فیس عـــہ صـــ اور تعلیم کی فیس تین روپیہ ماہوار سے پانچ روپیہ ماہوار تک لی جائے گی۔

۱۰ جنوری ۱۸۹۸ء

مولوی عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی ہندوستان کے مشہور ناولسٹ حیدر آباد دکن میں عارضی طور پر معتمد امور مذہبی مقرر ہوئے۔

۳۱ جنوری ۱۸۹۸ء

حضوری باغ لاہور کے خوبصورت فرش سنگ مرمر کے لیے سامان جہانگیر کے مقبرہ واقعہ شاہدرہ سے نہیں لایا گیا تھا بلکہ زیب النساء کے مقبرہ واقع نواں کوٹ متصل لاہور سے اکھاڑا گیا تھا جو اب ویران پڑا ہے۔

۱۱ اپریل ۱۸۹۸ء

آنریبل سرسید احمد خان صاحب مرحوم دنیا سے عالم عقبیٰ کو تشریف لے جانے سے پہلے علی گڑھ کالج کی تولیت کا انتظام خاطر خواہ فرما گئے، یعنی صاحب ممدوح اپنے خلف اکبر سید محمود صاحب کو تو پہلے سے ہی تنخواہ دار لائف دار جنرل سیکرٹری مقرر فرما چکے ہوئے تھے اور اب آنریبل اپنے برادر زادہ مسٹر سید محمد احمد کو اسسٹنٹ سیکرٹری کالج مقرر فرما گئے۔

۱۸ اپریل ۱۸۹۸ء

سرسید مرحوم کی تاریخ وفات ایک شخص نے قرآن شریف کی آیت

۱۳۱۵ھ
الخی متوفیک و رافعک الی و مطہرک

سے نکالی ہے -

۲۵ اپریل ۱۸۹۸ء

سرسید مرحوم کی تاریخ وفات ایک صاحب نے اس مصرع سے نکالی ہے :

۱۸۹۸ء
گل ہوا بس چراغ ہندوستان

۲۷ جون ۱۸۹۸ء

سرسید میموریل فنڈ کی امداد میں یورپینوں نے بھی لاہور میں ایک کمیٹی قائم کی ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے اس کمیٹی کا مستقل پریذیڈنٹ ہونا منظور کیا اور مسٹر ٹی-ڈبلیو-آرنلڈ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اس کے سیکرٹری مقرر کیے گئے ہیں -

۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء

خبر ہے کہ متوفی سردار دیال سنگھ رئیس لاہور نے ایک بڑا کالج لاہور میں کھولنے کی غرض سے آٹھ لاکھ روپیہ وصیت کیا - وصیت میں (جو انہوں نے ۱۸۸۳ء میں تحریر کی) لکھا ہے کہ اس کالج میں سکھوں اور گورکھوں کو مفت تعلیم دی جاوے اور مسلمان اور ہندو بھی اس میں تعلیم پا سکیں گے مگر ان کو فیس ادا کرنا ہوگی -

۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء

مولوی محرم علی صاحب چشتی مالک اخبار رفیق ہند لاہور جو اب کے امتحان قانونی میں بیٹھے تھے ، بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں کامیاب ہوگئے ہیں -

۴ فروری ۱۹۰۱ء

سیالکوٹ کے اہل اسلام کا ماتمی جلسہ

۲۶ جنوری کو بتقریب اظہار افسوس وفات حسرت آیات حضرت ملکہ محترمہ مرحومہ کوئین وکٹوریہ قیصرہ ہند کے چار بجے کے بعد مقام قلعہ میں منجانب اہل اسلام ایک ماتمی جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر کے روسا ، شرفا ، وکلا ، اہل عملہ عوام الناس، صدر کی افواج اٹھارویں رجمنٹ ، بنگال لانسرز اور پنجاب انفنٹری نمبر ۳۶ کے عہدہ داران و اکثر سپاہیان اور کئی ہندو رؤسا و شرفا بھی شریک جلسہ تھے ، جیسے دیوان رائے چند صاحب ، لالہ گیان چند صاحب میونسپل کمشنر ، پنڈت

ٹوڈر مل شاحب مالک سیالکوٹ پیپر ، لالہ دیس راج صاحب بی ۔ اے ، لالہ بالکمند صاحب بی ۔ اے وغیرہ ۔ مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی مدرس اول فارسی ایم ۔ بی ہائی سکول کی تحریک اور حکیم میر حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ اور چوہدری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر کی تائید اور حاضرین جلسہ کے اتفاق سے مولوی نیاز علی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جلسہ کے پریذیڈنٹ قرار پائے ۔

مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر تقریر میں بیان فرمایا کہ حاضرین ! جس غرض کے لیے یہ جلسہ منعقد ہوا ہے ، مولوی فیروز الدین صاحب نے مختصر طور پر اس کا ذکر کر دیا ہے ۔ میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ میں اس کا نام بھی نہ لوں ۔ کاش ! آج کا دن آتا ہی نہ کہ ہمیں اس غرض کے لیے جمع ہونا پڑتا ۔ مگر صاحبان ! یہ خواہش انسان کے ان جذبات محبت کی خواہشوں میں سے ایک ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتیں ۔ اس کے بعد قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر دنیا کی فنا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا اور حضور ملکہ معظمہ کے انعامات و کرامات کثیرہ کا ذکر کرنے کے بعد یوں ارشاد فرمایا کہ گزشتہ شعرا اپنی تصنیفات میں یوں لکھ گئے ہیں کہ

نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت

کاش ! اگر وہ وکٹوریا کے زمانے کا امن ، رحم اور عدل و انصاف دیکھتے تو بجائے اس کے یوں کہتے :

وکٹوریہ نمرد کے نام نکو گذاشت

اس کے بعد حضرت ملکہ معظمہ کے اس اعلان کے ایک حصہ کا ترجمہ بیان فرمایا جو آپ نے ۱۸۵۷ء غدر کے بعد شائع فرمایا تھا ۔ جس میں حضرت ملکہ معظمہ کی طرف سے بے تعصبی اور امن و عدل انصاف کا اقرار ہے اور پھر جس طرح پر آپ نے اس وعدہ کو پورا فرمایا اس کا بیان کیا اور یہ رزولیوشن پیش کیا کہ مسلمانان سیالکوٹ مادر مہربان علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات حسرت آیات پر تہہ دل سے رنج و الم ظاہر کرتے ہیں اور نہایت ہمدردی شاہی خاندان کے ارکان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔

شیخ محمد اقبال صاحب ایم ۔ اے نے بڑی پرسوز اور پردرد تقریر کے بعد اس رزولیوشن کی تائید اور حضرت ملکہ معظمہ کے زمانہ کے امن ، انصاف ، آزادی ، تعلیم تہذیب و شائستگی اور تمدنی فوائد کا بالخصوص ذکر کر کے اخیر پر فرمایا کہ آج کے دن کے بعد ہند کی کوئی عورت اس بات کی فخریہ نظیر نہ دے سکے گی کہ ہم

پر ایک عورت حکومت کرتی ہے۔

اس کے بعد مولوی فیروز الدین صاحب فیروز نے ایک عربی مرثیہ پڑھا اور ایک اردو مسدس جس میں عالم کی بے ثباتی اور ناپائداری کا بالخصوص ذکر کر کے حضرت ملکہ کے احسانات اور فیوضات کا ذکر فرمایا اور حاضرین کی آنکھوں کو اپنے پر اثر خیالات اور پر درد کلمات اور رقت آمیز لہجہ سے اشک ریز بنا دیا۔

پھر منشی میراں بخش صاحب جلوہ اپیل نویس نے ایک پر اثر تقریر کے بعد پردرد نوحہ پڑھا۔ اس کے بعد مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب حکیم صدر سیالکوٹ نے ایک فصیح اور پرسوز عربی میں مرثیہ پڑھا جس سے حاضرین پر بہت رقت ہوئی۔ اس کے بعد مولوی عبدالحکیم صاحب نارووالی نائب محافظ دفتر سیالکوٹ نے ایک پردرد فارسی نظم پڑھی اور سب نے رزولیوشن کی تائید کی اور یہ قرار پایا کہ اس کاروائی کی نقل بوساطت حضور لیفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب شاہی خاندان کی خدمت میں بھیجی جاوے اور نیز اخبارات میں مشتہر کرائی جاوے۔

جملہ حاضرین نے حضور ملکہ معظمہ کے لیے دعائے مغفرت کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

۲۵ مارچ ۱۹۰۱ء

دہلی کے شمس العلماء خان بہادر مولوی نذیر احمد صاحب کو یونیورسٹی ایڈنبرا نے اعزازی خطاب ایل۔ایل۔ڈی کا عطا کیا۔

۱۷ جون ۱۹۰۱ء

شمس العلما مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی محکمہ اشاعت علم و فنون حیدرآباد کے ناظم مقرر ہوگئے۔

۵ اگست ۱۹۰۱ء

مولوی شبلی صاحب نعمانی جو حیدرآباد کے محکمہ علوم و فنون میں ملازم ہوئے ہیں، ان کی تنخواہ چار سو روپیہ حالی مقرر ہوئی ہے۔ ایک سو روپیہ کلدار جو انہیں پہلے وظیفہ ملا کرتا تھا، وہ بحال رہے گا۔

۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پانچویں اجلاس میں اردو زبان کی حمایت میں بڑے زور کی تقریریں ہوئیں اور ان لوگوں کی رائے کی خوب تردید کی گئی جو چاہتے ہیں کہ پنجابی زبان کو اس صوبہ کے مدارس میں بجائے اردو کے رواج دیا جائے۔

اس اجلاس سے شیخ عبدالقادر، مسٹر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا، مولوی محبوب